سوال

(452) میت والے گھر تین دن ہاتھ اٹھا کر بار بار دعا کرنا کیسا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

میت والے گھر تین دن ہاتھ اٹھا کر بار بار دعا کرنا کیسا ہے ؟ اور جو وصیت کی تھی، صحابیؓ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کروانا۔ آپؐ نے دعا کی تھی، اس سے استدلال کیسا ہے ؟

(محمد خالد نگری بالا، ایبٹ آباد)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ثابت نہیں۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ والی حدیث سے اس مخصوص اور رائج دعاء پر استدلال درست نہیں۔

[''ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر دے کر اوطاس پر بھیجا، ان کا مقابلہ کیا درید بن الصمہ نے ، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا اور اس کے لوگوں کو شکست دی۔ ابو موسیٰ نے کہا مجھ کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا۔ پھر ابو عامر کے گھٹنے میں تیر لگا، وہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا تھا، ان کے گھٹنے میں جم گیا۔ میں ان کے پاس گیا اور پوچھا : اے چچا 1 یہ تیر تم کو کس نے مارا؟ ابو عامر نے مجھ کو بتلایا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا۔ اس شخص نے مجھے تیر مارا۔ ابو موسیٰ نے کہا میں نے اس شخص کا پیچھا کیا۔ اور اس سے جا کر ملا۔ اس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگا، میں اس کے پیچھے ہوا اور میں نے کہنا شروع کیا : اے بے حیا 1 کیا تو عرب نہیں ہے، تو ٹھہرتا نہیں۔ یہ سن کر وہ ٹھہر گیا، پھر میرا اس کا مقابلہ ہوا۔ اس نے بھی وار کیا، میں نے بھی وار کیا۔ آخر میں نے اس کو تلوار سے مار ڈالا۔ پھر لوٹ کر ابو عامر کے پاس آیا اور کہا : اللہ نے تمہارے قاتل کو مارا۔ ابو عامر نے کہا : اب یہ تیر نکال لے ، میں نے اس کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا۔ ابو عامر نے کہا : اے میرے بھتیجے 1 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ ابو عامر کی بخشش کی دعا کیجئے۔ ابو موسیٰ نے کہا : ابو عامر نے مجھے لوگوں کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے، پھر انتقال کر گئے۔ جب میں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ ایک کوٹھڑی میں تھے، بان کے ایک پلنگ پر جس پر فرش تھا اور بان کا نشان آپؐ کی پیٹھ اور پسلیوں پر بن گیا تھا، میں نے یہ خبر بیان کی اور ابو عامر کا حال بھی بیان کیا اور میں نے کہا ابو عامر نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لیے دعا کیجئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا، پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا : ''یا اللہ 1 بخش دے، عبید ابو عامر کو۔'' یہاں تک کہ میں نے آپ کے دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر فرمایا : ''یا اللہ 1 ابو عامر کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار کرنا۔'' میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 1 اور میرے لیے دعا فرمائیے بخشش کی۔ آپ نے فرمایا : بخش دے یا اللہ عبد اللہ بن قیل (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) کے گناہ کو اور قیامت کے دن اس کو عزت کے مکان میں لے جا۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک دعا ابو عامر کے لیے کی اور ایک ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔'']1 ۱۴۲۱ / ۱ / ۳ ھ

1 صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ابی موسیٰ وابی عامر الاشعریین

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02ص375

محدث فتویٰ